

ناہموار آغاز

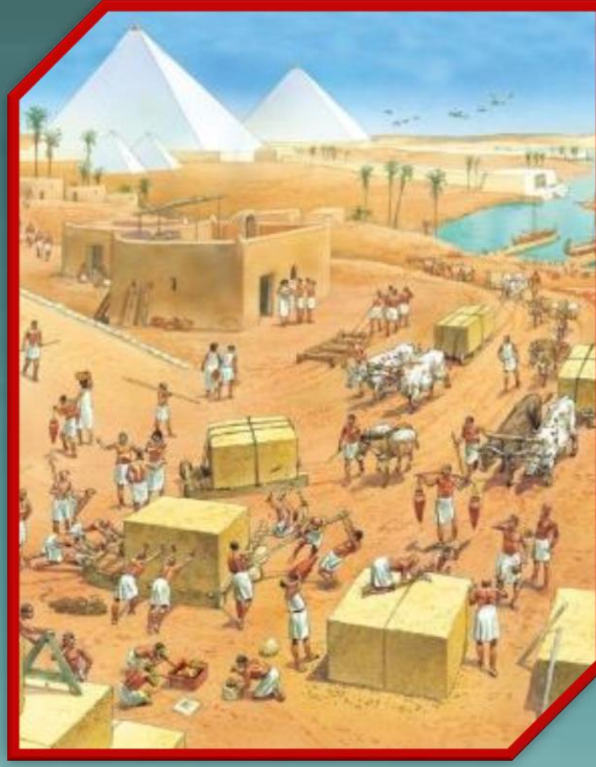
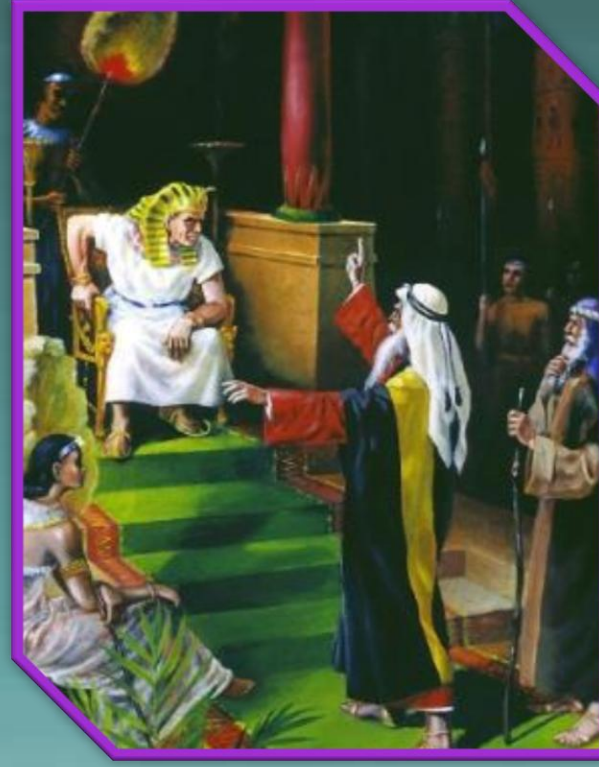


سبق 3 جولائی 12ء 18



"اس کے بعد موسیٰ اور ہارون نے جا کر فرعون سے کہا کہ خُداوند اسرائیل کا خُدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میرے لئے عید کریں۔ فرعون نے کہا کہ خُداوند کون ہے کہ میں اُس کی بات کو مان کر بنی اسرائیل کو جانے دوں؟ میں خُداوند کو نہیں جانتا اور میں بنی اسرائیل کو جانے بھی نہیں دوں گا (خروج 5:1، 2)۔"

جیسا کہ موسیٰ نے محسوس کیا فرعون کے لئے اسرائیل کو مصر سے ہلنے کی اجازت دینا آسان نہیں ہو گا۔ نہ ہی یہ کوئی منطق بنانا تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں کارآمد لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا جائے، کیونکہ وہ ایسا کام کرتے تھے جو مصری کرنا نہیں چاہتے تھے۔ لہذا لوگوں کی اُمید معجزات سے وابستہ تھیں جو فرعون کو ان کی درخواست کا اثبات میں جواب دینے پر مجبور کر دیں گی۔ جب فرعون سے درخواست کی گئی جسے مسترد کر دیا گیا۔ جوابی کارروائیاں ہوئیں۔ موسیٰ نے کچھ نہیں کیا اور نہ ہی کوئی معجزہ کیا۔ لہذا سب مایوس ہو گئے۔



درخواست میرے لوگوں کو جانے دے"

فرعون کا جواب (خروج 1: 5-2)

لوگوں کا رد عمل (5: 3-21)

خدا کا جواب (5: 22-8: 6)

موسیٰ کا جواب (6: 9-13)

موسیٰ اور ہارون کا کردار (6: 28-7: 7)



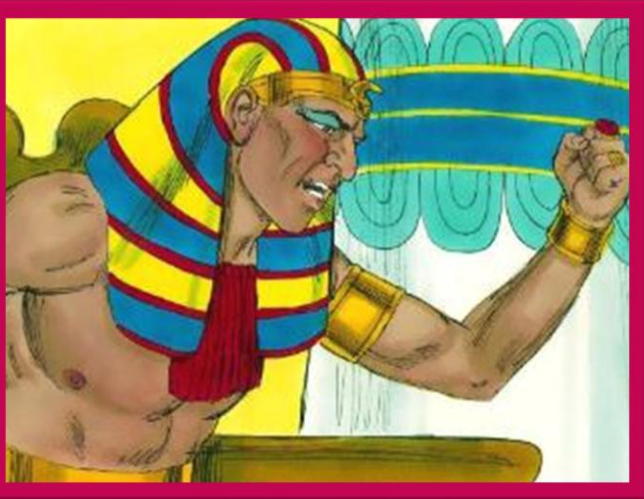
درخواست:
"میرے لوگوں
کو جانے دے"

فرعون کا جواب

"فرعون نے کہا کہ خُداوند کون ہے کہ میں اُس کی بات کو مان کر بنی اسرائیل کو جانے دوں؟ میں خُداوند کو نہیں جانتا اور میں بنی اسرائیل کو جانے بھی نہیں دُوں گا" (خروج 5:2)۔



تھموس سوئم ایک بچہ تھا جب موسیٰ کو تخت سے روکنے کے لئے ہد تیشیٹ کے راج میں اُسے تخت پر بٹھایا گیا۔ موسیٰ مصر سے بھاگ گیا، اُس وقت تھموس ابھی نو عمر ہی تھا۔ چالیس سال کے بعد، موسیٰ خود اُسی عدالت میں آیا۔ کیا وہ تخت پر اپنا حق مانگنے آیا تھا؟ ہر گز نہیں۔ درخواست سادہ تھی "میرے لوگوں کو جانے دے" (خروج 1:5)۔



تھموس کا جواب موسیٰ کے لئے نہیں بلکہ خود خُدا کے لئے ایک چیلنج تھا۔ دوسرے لفظوں میں وہ خُدا کو چیلنج کر رہا تھا (خروج 5:2)۔ اُس کا رویہ مکاشفہ میں 18 ویں صدی کے انقلاب کے دوران فرانسیسی قوم کی نمائندگی کے لئے ایک علامت کے طور پر استعمال کیا (مکاشفہ 8:11)۔ فرعون کی طرح فرانسیسی جمہوریہ نے مذہب کو ختم کرنے کا اعلان کیا اور خود کو ملحد قوم قرار دیا۔





"تب انہوں نے اُس سے کہا کہ خُداوند ہی دیکھے اور تمہارا انصاف کرے
کیونکہ تم نے ہم کو فرعون اور اُس کے خادموں کی نگاہ میں ایسا گھسونا کیا ہے
کہ ہمارے قتل کے لئے اُن کے ہاتھ میں تلوار ہے" (خروج 5: 21)۔

لوگوں کا جواب

جب موسیٰ نے خُدا کے دیئے ہوئے معجزات اُن کے سامنے پیش کیے تو انہیں نے اُس کا یقین کیا اور خُدا کی عبادت کی (خروج 4: 29-31)۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ وہ کتنی بے صبری سے فرعون سے اپنی درخواست کا کتنے جوش و جذبے سے انتظار کر رہے تھے۔

جواب اُن کی توقعات کے برعکس تھا۔ فرعون نے نہ صرف اُن کی درخواست کو رد کر دیا بلکہ انہیں
مجبور کیا کہ اُس کی توقع کے مطابق کام کریں اور انہیں کام کے انجام دینے کے لئے ضروری سامان بھی
نہیں دیا جائے گا، لیکن توقع کی جاتی تھی کہ وہ کام اتنا ہی کریں گے (خروج 5: 6-8)۔ اس طرح کا
سخت حکم دینے کے لئے اُس کے پاس کونسا بہانہ تھا؟

تھموس کے مطابق موسیٰ اور ہارون تم انہیں "اپنے کام سے بٹھاتے ہو" (سبت) (خروج
5: 5)۔ اگر ان کے پاس مذہب اور آزادی کے متعلق بات کرنے کا وقت ہے تو ان کے پاس
بھوسا تلاش کرنے کا بھی وقت ہے (خروج 5: 9، 17)۔

جب اُن کے ساتھ بد سلوکی کی گئی تو کام کروانے والوں نے فرعون سے شکایت کی لیکن انہیں
نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ موسیٰ اور ہارون کے خلاف ہو گئے، اُن پر الزام ترشی کی کہ
انہوں نے ان کے حالات کو مزید خراب کر دیا ہے (خروج 5: 20-21)۔



خُدا کا جواب

"تب خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اب تو دیکھے گا کہ میں فرعون کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ تو وہ زور آور ہاتھ کے سبب سے اُن کو جانے دے گا اور زور آور ہاتھ ہی کے سبب سے وہ اُن کو اپنے ملک سے نکال دے گا" (خروج 6:1)۔



فرعون موسیٰ سے ناراض ہو گیا۔ لوگ موسیٰ سے ناراض ہو گئے۔ موسیٰ غصے میں نہیں تھا، لیکن وہ گھبرا گیا اور وہ اپنے شکوک کے ساتھ خُدا کی طرف متوجہ ہوا: "تو نے ان لوگوں کو کیوں دُکھ میں ڈالا اور مجھے کیوں بھیجا؟" (خروج 5:22)۔ آئیں خُدا کے جواب جائزہ لیں (خروج 6:1-8)۔

میں کیا کروں گا

میں مصریوں کے غرور کو خاک میں ملا دوں گا

میں انہیں غلامی سے آزاد کروں گا

میں اپنی طاقت طعنات کروں گا

میں انہیں اپنی قوم بناؤں گا

میں اُن کا خُدا ہوں گا

میں انہیں کنعان کی سرزمین دوں گا

میں نے کیا کیا ہے

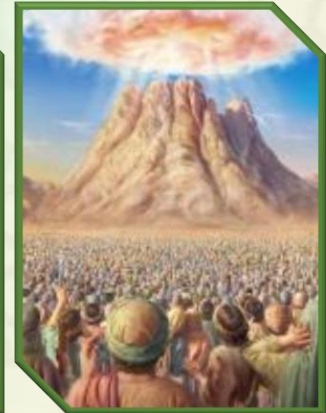
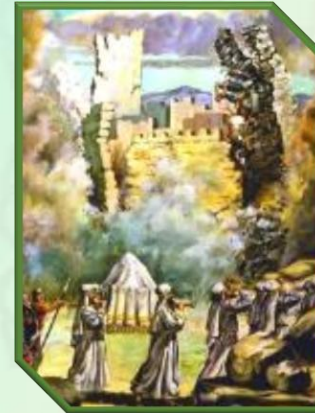
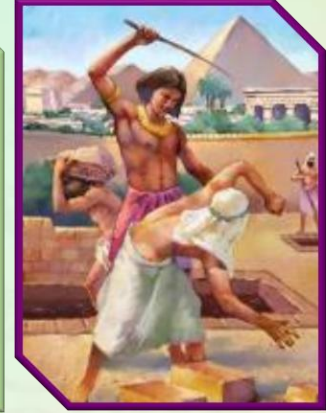
میں نبی کو دکھائی دیا ہوں

میں اُن کے ساتھ اپنا عہد باندھوں گا

میں نے انہیں کنعان کی سرزمین دینے کا وعدہ کیا ہے۔

میں نے اپنے لوگوں کے غم کو دیکھا ہے

میں اپنے وعدوں کو یاد رکھتا ہوں



موسیٰ کا جواب

"موسیٰ نے خُداوند سے کہا کہ دیکھ بنی اسرائیل نے تو میری سنی نہیں۔ پس میں جو نا مختون ہونٹ رکھتا ہوں فرعون میری کیوں کر سنے گا؟ (خروج 6:13)۔"

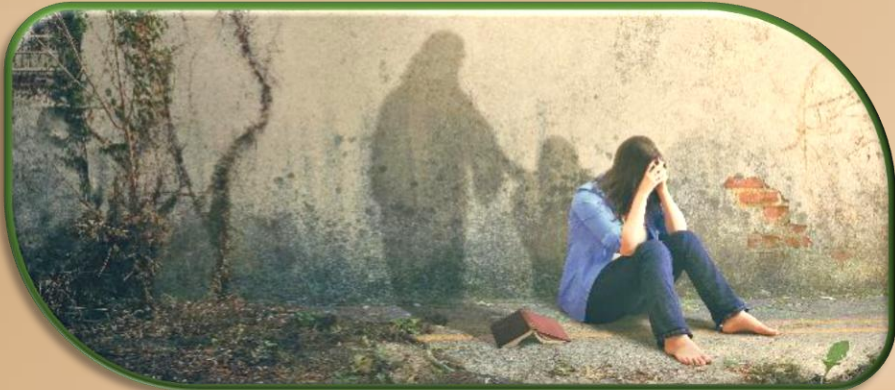
خُدا کے حوصلہ افزا الفاظ کے بعد موسیٰ دوبارہ لوگوں سے مخاطب ہوا، لیکن اُنہوں نے اُس کی بات نہ سنی (خروج 6:9)۔ خُدا پھر دوبارہ موسیٰ سے کہا کہ وہ دوبارہ فرعون سے مل کر اسرائیل کی رہائی کا کہے (خروج 6:10-11)۔

موسیٰ نے انکار کر دیا اور پھر بہانے یا عذر پیش کیا: اگر میرے لوگ میری بات کو نہیں سنیں گے، پھر فرعون میری بات کو کیوں سنے گا جیسے میں ہمیشہ بُری بات کہتا ہوں؟ (خروج 6:12)۔

موسیٰ پس ہمت ہو گیا، اداس اور مایوس ہو گیا، بالکل دیگر عظیم شخصیات کی طرح۔ جسے ایوب اور آسف کی طرح۔ وہ مایوسی کا شکار نہیں ہوئے۔ خُدا پر اس کا بھروسہ اس کے موجودہ احساسات سے زیادہ مضبوط تھا۔



جب ہم حوصلہ شکنی کا تجربہ کرتے ہیں، تو آئیے ہم آسف کے الفاظ کو اپنا بنائیں: "تو بھی میں برابر تیرے ساتھ ہوں۔ تو نے میرا دھنا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ تو اپنی مصلحت سے میری رہنمائی کرے گا اور آخر کار مجھے جلال میں قبول فرمائے گا۔ آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟ اور زمین پر تیرے سوا میں کسی کا مشتاق نہیں۔ گو میرا جسم اور میرا دل زائل ہو جائیں تو بھی خُدا ہمیشہ میرے دل کی قوت اور میرا بخرہ ہے" (زبور 73:23-26)۔





موسیٰ اور
ہارون کا کردار

"پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے گویا خدا ٹھہرایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا" (خروج 7:1)۔



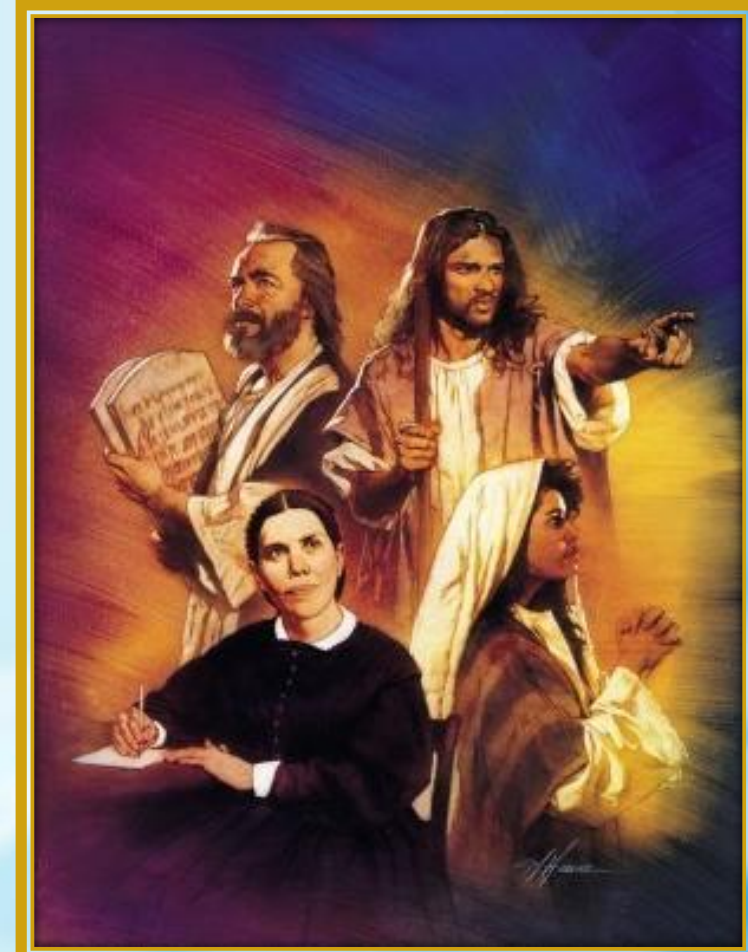
ایسا لگتا ہے کہ "میں بولنا نہیں جانتا" موسیٰ کا پسندیدہ عذر تھا۔ یہاں تک کہ اُس نے ایک بار اس سے خدا کو ناراض کیا۔ لیکن خدا کے پاس اس کے ہر بہانے کا حل موجود تھا: ہارون اس کا باتونی بھائی، "موسیٰ کا منہ" بن گیا۔ موسیٰ اپنے بھائی سے بات کرے گا اور وہ دوسروں سے بات کرے گا (خروج 4:10-16)۔

مصر میں اپنی ابتدائی ناکامیوں کے بعد، خدا کو موسیٰ کو دوبارہ یاد دلانا پڑا کہ ہارون اُس کا مددگار اور ترجمان ہوگا (خروج 7:1-2)۔

اس موقع پر انہوں نے انبیاء کے کردار کا موزنہ کیا۔ وہ خدا کی طرف سے ایک پیغام وصول کرتے ہیں اور اُسے ہم تک پہنچاتے ہیں۔ اس لحاظ سے موسیٰ خدا کا کردار ادا کرتا ہے اور ہارون نبی کا۔

جیسا کہ بعد میں بہت سے نبیوں کے ساتھ ہوا، خدا نے خبردار کیا کہ اُس کا پیغام نہیں سنا جائے گا، اور اُسے بڑی قوت کے ساتھ کام کرنا پڑے گا (خروج 7:3)۔

بعد کے نبیوں کی طرح، موسیٰ کو لوگوں اور فرعون سے بات کرنی تھی۔ "خواہ وہ سنیں خواہ نہ سنیں کیونکہ وہ نہایت باغی ہیں" (حزقی ایل 2:7)۔ یہ ہمارے لئے بھی سچ ہے کیونکہ ہم اس زمین پر خدا کی سنائی دینے والی آواز ہیں



"عبرانیوں نے اپنے ایمان کی کسی خاص آزمائش کے بغیر، حقیقی مشکلات یا مصائب کے بغیر اپنی آزادی حاصل کرنے کی امید کی تھی۔ لیکن وہ ابھی تک نجات کے لیے تیار نہیں تھے۔ انھیں خدا پر بہت کم یقین تھا اور جب تک وہ انہیں کام کرنے کے لیے موزوں نہیں سمجھتا، انہیں اپنی مصیبتوں کو برداشت کرنا تھا جس کے لیے وہ تیار نہیں تھے۔ اسرائیلیوں کے لیے کہ وہ مصر میں رہنا پسند کرتے ہیں، اس لیے خدا نے انہوں فرعون کے سامنے اپنی طاقت کے پہلے اظہار سے نجات نہیں دی تا کہ اسرائیلی مصری بادشاہ کی جابرانہ روح زیادہ ظلم کرے اور جب وہ اس کے انصاف، اس کی طاقت اور اس کی محبت کو دیکھے، تو وہ انہیں خود ہی چھوڑ دے"

EGW (Patriarchs and Prophets, p. 236)